دستور العمل
PROSPECTUS
2013 - 2014

مشیر فاطمه نرسری اسکول
Mushir Fatma Nursery School

جامعه ملیه اسلامیه
Jamia Millia Islamia
(A Central University by an Act of Parliament)

Maulana Mohammad Ali Jauhar Marg
Jamia Nagar
New Delhi-110025

School Phone No. : 26981717 – Extn. 1847, 4650
Website : www.jmi.ac.in

Price: **Rs. 125/-**

Free of cost admission form along with Prospectus is available for Economically Weaker Sections (EWS) on production of attested copy of Income Certificate at the Counter of Maktaba Jamia Ltd., New Delhi-25 or may be downloaded on Jamia's website.

فہرست

۱۔	اطلاع	4
۲۔	افسران جامعہ و دیگر عہدیداران	5
۳۔	جامعہ ملیہ اسلامیہ (تعارف)	7
۴۔	مشیر فاطمہ نرسری اسکول	9
۵۔	جامعہ مڈل اسکول	10
۶۔	جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول	11
۷۔	سید عابد حسین سینئر سیکنڈری اسکول (خود کفالتی)	11
۸۔	جامعہ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول (اردو میڈیم)	12
۹۔	مشیر فاطمہ نرسری اسکول میں داخلہ اور تعلیمی پروگرام سے متعلق معلومات	13
۱۰۔	تعلیمی پروگرام	19
۱۱۔	مشیر فاطمہ اسکالرشپ	20
۱۲۔	داخلہ شیڈول برائے تعلیمی سال 2013-2014	21
۱۳۔	سرپرستوں کے لیے اطلاعات و ہدایات	22
۱۴۔	جامعہ ترقی کی راہ پر گامزن	24
۱۵۔	فیکلٹیز، شعبہ جات اور سینٹرز	24
۱۶۔	فہرست اساتذہ مشیر فاطمہ نرسری اسکول	28
۱۷۔	ضمیمہ برائے ایفی ڈیوٹ	29

اطلاع

۱-	تمام امیدواروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ جامعہ میں داخلے کے لیے درخواست داخلہ فارم بھرنے سے پہلے اس دستورالعمل کو غور سے پڑھ لیں۔اس دستورالعمل کے مندرجات عام اطلاع کے لیے ہیں اور جامعہ کے قواعد وضوابط (ایکٹ، اسٹیٹیوٹس، آرڈنینسز، ریگولیشنز اور بورڈ آف مینجمنٹ برائے جامعہ اسکولز) کے فیصلوں کے مطابق نافذ ہوں گے۔اس کے ذریعے کسی کو ازخود داخلے کا استحقاق نہیں ہوگا جب تک کہ جامعہ کے قواعد وضوابط کے مطابق وہ تمام شرائط پوری نہ کرتا ہو۔

۲-	جامعہ میں کسی سیٹ پر داخلے کے لیے کسی مجلس یا کسی افسر کو نامزد کرنے کا اختیار نہیں ہے اس سلسلے میں کوئی بھی درخواست قابل قبول نہیں ہوگی۔

۳-	جامعہ میں داخل ہونے والے تمام طلبہ جامعہ میں وقتاً فوقتاً وضع شدہ قواعد وضوابط (ایکٹ، اسٹیٹیوٹس، آرڈنینسز، ریگولیشنز اور بورڈ آف مینجمنٹ برائے جامعہ اسکولز) کے فیصلوں کے پابند ہوں گے۔

۴-	جامعہ بغیر کسی پیشگی اطلاع کے اس دستورالعمل میں ضرورت پڑنے پر کسی بھی قسم کی تبدیلی کر سکتی ہے جس کو مشتہر کر دیا جائے گا۔ کسی بھی امیدوار کو نجی طور پر مطلع نہیں کیا جائے گا۔

افسرانِ جامعہ

امیر جامعہ (چانسلر)	لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد احمد ذکی صاحب
شیخ الجامعہ (وائس چانسلر)	جناب نجیب جنگ صاحب (IAS)
نائب شیخ الجامعہ (پرو۔وائس چانسلر)	پروفیسر ایس۔ایم۔راشد صاحب
مسجّل (رجسٹرار)	پروفیسر ایس۔ایم۔ساجد صاحب
ڈین، فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجز	پروفیسر جی پی شرما صاحب
ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنسز	پروفیسر خان مسعود احمد صاحب
ڈین، فیکلٹی آف نیچرل سائنسز	پروفیسر خلیل احمد صاحب
ڈین، فیکلٹی آف ایجوکیشن	پروفیسر اعجاز مسیح صاحب
ڈین، فیکلٹی آف انجینئر نگ اینڈ ٹیکنالوجی	پروفیسر خالد معین صاحب
ڈین، فیکلٹی آف لاء	پروفیسر روز ورگیز صاحبہ
ڈین، فیکلٹی آف آرکیٹیکچر اینڈ ایکسٹکس	پروفیسر ایس۔ایم۔اختر صاحب
ڈین، فیکلٹی آف فائن آرٹس	پروفیسر زیڈ۔اے۔زرگر صاحب
ڈین، فیکلٹی آف ڈینٹسٹری	پروفیسر راگنی صاحبہ
ڈین، اسٹوڈینٹس ویلفیئر	پروفیسر تسنیم مینائی صاحبہ
فنانس آفیسر	پروفیسر شاہد اشرف صاحب
لائبریرین	ڈاکٹر غیاث مخدومی صاحب

دیگر عہدیداران

(Other Officials)

کنٹرولر آف ایگزامینیشن	پروفیسر خالد افتخار صاحب
پراکٹر	پروفیسر مسعود عالم صاحب
فارن اسٹوڈنٹس ایڈوائزر	ڈاکٹر امینہ قاضی انصاری صاحبہ
ڈائرکٹر مشیر فاطمہ نرسری اسکول	محترمہ پروین خان صاحبہ
اسسٹنٹ رجسٹرار (اسکولز)	جناب سید امین اختر صاحب

ٹیلی فون نمبر

1.	اسکولز برانچ (رجسٹرار آفس)	26981717 Ext. 1230 /1233 26985129

جامعہ ملیہ اسلامیہ
(تعارف)

Jamia Millia Islamia

جامعہ ملیہ اسلامیہ، خلافت اور عدم تعاون کی تحریکوں کے دوران 1920 میں علی گڑھ میں قائم ہوئی۔ اس کا قیام گاندھی جی کے اس پیغام کے تحت عمل میں آیا تھا، جس میں لوگوں کو حکومت کے تعاون سے چلنے والے تعلیمی اداروں کے بائیکاٹ کی دعوت دی گئی تھی۔ جن بزرگوں نے پر جوش انداز میں اس صدا پر لبیک کہا ان میں شیخ الہند مولانا محمود حسن، مولانا محمد علی جوہر، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، مولانا ابوالکلام آزاد، عبدالمجید خواجہ اور ڈاکٹر ذاکر حسین کی شخصیتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہی ممتاز شخصیتیں اور ان کے رفقاء جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بانی تھے۔ تاریخ کے ہمت شکن نشیب وفراز سے گزر کر عظیم الشان شخصی قربانیوں کے سہارے ان بزرگوں نے نہ صرف ادارے کو باقی رکھا بلکہ اس کی توسیع وترقی کے سامان بھی فراہم کیے۔

جامعہ 1925 میں علی گڑھ سے دہلی منتقل کر دی گئی ۔ جب سے اب تک اس کے ارتقاء کا سفر جاری ہے۔ طور طریقوں میں تبدیلیوں اور نئی تبدیلیوں کی آمیزش اور زمانے کے نت نئے تقاضوں سے ہم آہنگی کی مسلسل جستجو کے ساتھ اپنے بانیوں کے آدرش کے مطابق جامعہ نے ہمیشہ اپنے طلبہ کی شخصیت اور تخلیقی صلاحیتوں کے فطری اور بے ساختہ اظہار کو فروغ دینے اور ان کے جسمانی اور ذہنی ارتقاء میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

جامعہ اپنے بانیوں کے اصل مقصد کی مکمل طور پر عکاسی کرتی ہے اور یہ مقصد ملکی ضرورت کے تعلق سے تعلیم کی فطری جڑوں کو مضبوط کرتی ہے۔ اس ادارے نے ہندوستان کی تاریخ، اس کی قومی روایات، ثقافت نیز اپنی کلچرل وروشن خیال روایتوں کے ساتھ اسلامی تاریخ کو ہمیشہ عزیز رکھا ہے اور انھیں غیر جذباتی رویے کے تحت فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔ جامعہ ہمیشہ اپنے تعلیمی منصوبوں اور نصابی سرگرمیوں میں قومی وعالمی تناظر کو فروغ دینے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ تمام یونیورسٹیوں کے مانند جامعہ نے بھی تعلیم، سماجی علوم اور نیچرل سائنسز اور ٹیکنولوجی میں ہونے والی روز افزوں ترقی سے اپنا رشتہ قائم رکھا ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تعلیم کے مختلف مرحلوں پر اور اس کے تمام اداروں میں ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ مخصوص حالات میں دیگر زبانوں کے ذریعے بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ سائنس اور ٹیکنولوجی نیز پروفیشنل کورسوں میں ذریعہ تعلیم وذریعہ امتحان انگریزی ہے۔

ترقی یافتہ علوم کی توسیع اور تعلیم کے مختلف شعبوں میں ہدایتی نیز ریسرچ اور ایکسٹینشن کی سہولتیں فراہم کرنا جامعہ کے مقاصد میں شامل

ہے۔ جامعہ کی یہ کوشش رہی ہے کہ یہ اپنے طلبہ اور اساتذہ کو درج ذیل امور کے فروغ کے سلسلے میں ضروری ماحول اور سہولت فراہم کرے:

(i) نظامِ تعلیم کی جدید کاری، نصابات کی تشکیل نو، تدریس و تعلیم کے نئے طریقے اور طلبہ کی شخصیت کی مکمل نشو ونما۔

(ii) مختلف کورسز کی تعلیم

(iii) مخلوط کورسوں پر مبنی تعلیم اور

(iv) قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور بین الاقوامی شعور

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں مندرجہ ذیل اسکولز قائم ہیں۔ جن کے تحت نرسری سے لے کر بارہویں جماعت تک کی تعلیم کا بندوبست ہے۔

اسکولز
(SCHOOLS)

(i) مشیر فاطمہ نرسری اسکول	دریچہ (KG-I) اور چمن (KG-II)
(ii) جامعہ مڈل اسکول	درجہ اول تا ہشتم
(iii) جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول	درجہ نہم تا درجہ دوازدہم
(iv) سید عابد حسین سینئر سیکنڈری اسکول (خود کفالتی)	درجہ پری پیپ تا درجہ دوازدہم
(v) جامعہ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول (اردو میڈیم)	درجہ نہم تا درجہ دوازدہم
(vi) بالک ماتا سینٹرز	نرسری، درجہ اول تا پنجم دیگر کرافٹ کلاسیز

1988 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ ایکٹ کے پاس ہونے کے بعد جامعہ کے اسکولوں کا انتظام بورڈ آف مینجمنٹ (Board of Management) کے تحت ہے اور اس کی رو سے جامعہ کے ذریعہ قایم شدہ نیز اس کے ذریعہ چلائے جانے والے سبھی اسکول اور سینٹرز خود مختار اکائی کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔

مشیر فاطمہ نرسری اسکول کی تعلیم کی بنیاد پر آگے کی تعلیمی منزلیں جامعہ مڈل اسکول اور جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول میں تکمیل پاتی ہیں۔ ان اداروں کا مختصر تعارف اس طرح ہے۔

مشیر فاطمہ نرسری اسکول

جامعہ کا مدرسہ ابتدائی اپنی تعلیم و تربیت کی وجہ سے بہت مقبول اور مشہور ہے۔ ایسے اساتذہ جنھوں نے اس کام کے لیے اپنے کو تج دیا تھا، ان کی محنت اور لگن نے ابتدائی مدرسہ کو اتنی اونچائیوں تک پہنچا دیا کہ جس کی مثال ملنی مشکل تھی۔ اس زمانے میں مرحوم ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کے ہمراہ ایک جرمن خاتون مس گرڈا فلپس بورن جامعہ تشریف لائیں۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ ان کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ان کو مدرسہ ابتدائی کی پہلی جماعت سے منسلک کر دیا لیکن ان کی اچانک رحلت کے سبب یہ کام کچھ زیادہ آگے نہ بڑھ سکا۔

ایک عرصہ تک یہ کمی محسوس کی جاتی رہی تھی کہ اسکول اور گھر کی خلیج کو کیسے پر کیا جائے۔ بہت دنوں تک بچہ گھر سے سیدھا چھ سال کی عمر میں پہلی جماعت میں داخل کیا جاتا تھا۔ اس کو باقاعدہ تعلیم کے قابل بنانے کے لیے ضروری تھا کہ بچہ کو اس طرح کی تعلیم اور تربیت دی جائے کہ وہ مدرسہ ابتدائی کی پہلی جماعت میں پورے اعتماد اور تیاری کے ساتھ داخل ہو سکے۔ اس خلیج کو پورا کرنے کے لیے ایک نرسری اسکول کی کمی شدت سے محسوس کی گئی۔

سابق شیخ الجامعہ مرحوم پروفیسر محمد مجیب صاحب نے مشیر فاطمہ صاحبہ کو اس کام کے لیے موزوں اور مناسب پایا حالانکہ مشیر فاطمہ صاحبہ ان دنوں مدرسہ ابتدائی میں اول جماعت کی انچارج تھیں۔ وہ لندن سے مانٹیسری کی ٹریننگ لے کر آئی تھیں اور چھوٹے بچوں میں ان کی دلچسپی بھی بہت زیادہ تھی۔ لہٰذا نرسری اسکول کھولنے کی تجویز پر مشیر فاطمہ صاحبہ نے لبیک کہا اور تین یا چار طالب علموں سے 1955 میں نرسری اسکول کا آغاز ہوا۔

1956 میں مرحومہ مشیر فاطمہ صاحبہ (آپا جان) نے جمال فاطمہ صاحبہ (ممی باجی) کا اسکول میں تقرر کیا۔ بچوں اور کلاسوں کی ذمے داری ممی باجی کے ذمہ کی اور اسکول کے لیے ایک ایسا نصاب تعلیم ترتیب دیا جو نرسری سے سینئر سیکنڈری تک ایک اکائی کے طور پر اپنا سلسلہ قائم کر سکے۔

مشیر فاطمہ صاحبہ ایک فعال، متحرک خاتون تھیں۔ اس لیے انھوں نے چند ہی سالوں میں جامعہ نرسری اسکول کو وہ مقام دلایا کہ جس کا چرچہ دہلی اور بیرون دہلی دونوں میں ہونے لگا۔ محترمہ اور ان کی رفیق کار جمال فاطمہ صاحبہ نے اپنی محنت، ہمت اور لگن سے اسکول کو اس قابل بنا دیا کہ وہ دہلی کے دوسرے نرسری اسکولوں کے لیے مشعل راہ بن سکے۔

اس ضمن میں نرسری یا پری اسکول (Pre-School) میں تعلیم کے نت نئے تجربات کیے گئے۔ Pre-School باقاعدہ اسکول سے پہلے کی منزل ہے۔ گھر اور اسکول کے درمیان کی یہ کڑی بچوں کو گھر کے محدود ماحول سے نکال کر انھیں ذہنی، جسمانی اور جذباتی طور پر باقاعدہ اسکول کے ماحول سے ہم آہنگ ہونے کے لیے تیار کرتی ہے۔ نرسری تعلیم کے میدان میں ریسرچ کرنے والوں کے مطابق

انسانی نشو ونما میں تین سے چھ سال کی عمر بہت اہم اور نازک ہوتی ہے۔ چنانچہ اسکول میں ایک ایسا نصاب ترتیب دیا گیا جو بچّے کی ہمہ گیر جسمانی، ذہنی، تخلیقی اور سماجی قوتوں کو مجموعی طور پر ابھرنے کے مواقع فراہم کرے تا کہ بچے آئندہ کے لیے خود کو تیار کر سکیں۔ با قاعدہ اسکول کی پہلی منزل سے روشناس کرانے میں مشیر فاطمہ نرسری اسکول نے بہت جلد اپنے طریقہ و تعلیم کی ندرت اور تعلیمی وسائل کی افادیت کے اعتبار سے لوگوں کو متاثر کیا۔ شروع سے اب تک یہاں بچوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ نرسری اسکول میں سماج کے پسماندہ طبقوں کے بچوں کے داخلوں کو خصوصی ترجیح دی جاتی رہی ہے۔ اپنے طریقہ تعلیم اور تصورات کی بنا پر یہ اسکول بہت مقبول ہے اور روز بروز ترقی کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔

جامعہ مڈل اسکول

(درجہ اول تا ہشتم)

جامعہ مڈل اسکول میں پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اسکول کے استادوں، طلبہ و دیگر کارکنان نے مل جل کر بچوں اور بچیوں کے لیے ایسا مفید تعلیمی ماحول پیدا کر لیا ہے جس میں ہر طالب علم کی جسمانی اور ذہنی قوتیں مجموعی حیثیت سے پورے طور پر پنپ سکیں۔ اسکول اور اس کے دارالاقامہ کی زندگی کو دیکھ کر یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ ادارہ گھر کا بدل ہی نہیں بلکہ گھر کی کمیوں کو پورا کرنے والا بھی ہے۔ یہاں طلبہ کا وقت لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسے مختلف قسم کے خوش گوار، مفید اور بار آور مشاغل میں صرف ہوتا ہے جن کی وجہ سے طلبہ میں ایسی مہارتیں، صلاحیتیں اور سوجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے جو ایک مہذب، جمہوری اور آزاد سوسائٹی میں کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

جامعہ مڈل اسکول کے نصابِ تعلیم میں بچے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ بچوں کی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کے پیش نظر روزانہ کے اسباق اور کاموں کا خاکہ مرتب کیا جاتا ہے۔ بھر پور کوشش کی جاتی ہے کہ عملی کام کو تعلیم اور ذہنی تربیت کا وسیلہ اور اس کا مرکز بنایا جائے تا کہ طلبہ کی زندگی میں ترتیب و تنظیم پیدا ہو سکے اور وہ عملی طور پر یہ جان سکیں کہ زندگی کے فرائض پورے کرنے میں آدمی پر اپنی شخصیت، انفرادیت اور آدمیت کا احترام بھی لازم ہے۔ اسکول کے نصاب تعلیم کو پورا کرنے کے لیے کوئی مخصوص طریقہ تعلیم یا بندھے ٹکے اصول استعمال نہیں کیے جاتے بلکہ جماعت کے اندر اور باہر ایسی سازگار فضا پیدا کی جاتی ہے کہ طلبہ خود بخود مفید علوم اور ہنر سیکھنے کی کوشش کریں اور استاد سے حسب ضرورت مناسب رہنمائی اور مدد لے سکیں۔

جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول

(درجہ نہم تا دوازدہم)

انڈین ایجوکیشن کمیشن اوراس کے بعد مقرر ہونے والے مختلف مشاورتی بورڈوں اور کمیشنوں نے دس سال، پھر دو سال اور پھر تین سال کی تین منزلوں کی تعلیم کا پورے ملک کے لیے یکساں نظام تعلیم تجویز کیا ہے اوراس کے ساتھ ان سب منزلوں کی تعلیم کے لیے نصاب تعلیم کی بھی نئے سرے سے تنظیم کی ہے۔اس نئے نظام کے مطابق جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تعلیم 16/جولائی 1975 سے دی جارہی ہے۔نئی اسکیم میں تعلیم کی ایک دوسرے سے بالکل مختلف دوالگ الگ منزلیں متعین کی گئی ہیں۔ایک دسویں جماعت تک کی منزل اور دوسری بارہویں جماعت تک کی منزل اور یہ دونوں منزلیں اسکول کی ہی تعلیم کا متصور ہوں گی۔

پہلی منزل یعنی دسویں جماعت تک کی تعلیم کے لیے ایجوکیشن کمیشن نے زور دے کر سفارش کی ہے کہ ان دونوں جماعتوں یعنی نویں اور دسویں میں عام تعلیم (جنرل ایجوکیشن) کا ایک ہی کورس بلا امتیاز تمام طلبہ کو پڑھنا ہوگا اور کوئی مضمون اختیاری نہیں ہوگا۔یہ اس لیے کہ اس کورس کے ذریعے طلبہ کی ہمہ جہت نشونما ہو سکے۔کمیشن کا نظریہ یہ ہے کہ اسکولی تعلیم کے شروع کے دس سال ختم ہوتے ہوتے طلبہ کی مخصوص دلچسپیوں اور صلاحیتوں کا رخ عام طور پر ظاہر ہو جائے گا۔اس نظریے کی بنیاد پر اس نے بعد کی دو جماعتوں یعنی گیارہویں اور بارہویں میں طالب علموں کے لیے اختیاری مضامین کی تعلیم کی سفارش کی ہے۔اس نظام کے مطابق سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (نویں اور دسویں جماعتوں) کے لیے عام تعلیم (جنرل ایجوکیشن) کا ایک جامع کورس تجویز کیا ہے جس میں ہاتھ کے کام کا تجربہ،علم صحت اور جسمانی تربیت اور اسلامیات یا ہندو اخلاقیات کی تعلیم کا بھی انتظام ہوگا۔

سید عابد حسین سینئر سیکنڈری اسکول

(خود کفالتی)

(درجہ پریپ تا دوازدہم)

اس کی ابتداء 1991 میں ہوئی۔خود کفالتی اسکول (Self-Financing School) کے تحت پریپ (Prep) سے دوازدہم (آرٹس،سائنس اور کامرس) تک کی تعلیم دی جاتی ہے اور یہاں ذریعہ تعلیم اور ذریعہ امتحان انگریزی ہے۔

جامعہ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول (اردو میڈیم)

(درجہ نہم تا دوازدہم)

جامعہ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول کی ابتداء اگست ۲۰۰۸ میں ہوئی۔ یہ اسکول درجہ نہم سے درجہ دوازدہم تک کے درجات پر مشتمل ہے۔اس اسکول کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ ملک وقوم کی وہ لڑکیاں جو تعلیم سے دور ہیں انہیں ایک ایسا علمی ماحول فراہم کیا جائے جہاں ان کی مکمل طور پر ذہنی وجسمانی نشو ونما ہو سکے۔لڑکیوں کی وہ صلاحیتیں جو مناسب ماحول اور وسائل کی عدم دستیابی کی بنا پر ضائع ہو جاتی ہیں انہیں مثبت انداز میں بروئے کار لایا جاسکے۔

یہاں محض نصابی تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے طالبات کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے تاکہ جدید عصری تقاضوں کا وہ مقابلہ کرسکیں۔اسکول کا تعلیمی وقت دوپہر ہے۔

مشیر فاطمہ نرسری اسکول

داخلہ اور تعلیمی پروگرام سے متعلق معلومات

داخلہ

(۱) مشیر فاطمہ نرسری اسکول کا تعلیمی سال یکم اپریل 2013 سے شروع ہوگا۔

(۲) مشیر فاطمہ نرسری اسکول میں داخلوں کی ممکنہ گنجائش 140 نشستیں دریچہ (KG -I) کے لیے ہیں۔

(۳) مشیر فاطمہ نرسری اسکول میں داخلے کے لیے امیدوار کی عمر:

(الف) دریچہ گروپ (KG-I)

دریچہ گروپ کے لیے بچے کی عمر 31 مارچ 2013 کو تین سال چھ ماہ سے چار سال چھ ماہ کے درمیان ہونی چاہیے۔

بچے کی عمر تاریخ کے اعتبار سے 01.10.2008 سے 30.9.2009 کے درمیان ہونی چاہیے۔

(۴) حق اطفال برائے مفت اور لازمی تعلیم قانون 2009 کے تحت سیٹیں:

حق اطفال برائے مفت اور لازمی تعلیم قانون 2009 میں شامل ضابطوں کی شرائط کی رو سے 25 فیصد سیٹیں دریچہ گروپ (KG-I)، مشیر فاطمہ نرسری اسکول اور 'پریپ کلاس' جامعہ خود کفالتی اسکول میں ان امیدواروں کے لیے محفوظ ہوں گی جو مالی طور سے کمزور طبقوں اور محروم جماعتوں بشمول یتیم بچّوں کے ہوں گے۔ ان امیدواروں کے والدین/ سرپرستوں کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپئے سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ امیدواروں کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ ایسے Revenue آفیسر کے ذریعے جاری کردہ آمدنی سرٹیفکیٹ داخل کریں جو کم سے کم تحصیلدار کے Rank کا ہو یا BPL راشن کارڈ (پیلا) یا AAY راشن کارڈ (گلابی) کی تصدیق شدہ نقل جمع کریں۔ اس نقل کا کسی سرکاری افسر کے ذریعے تصدیق شدہ ہونا ضروری ہے۔

(۵) مزید برآں حقِ اطفال برائے مفت اور لازمی تعلیم قانون ۲۰۰۹، جامعہ کے اسکولوں میں 2013 - 2012 سے نافذ ہے۔اس قانون کی کچھ بنیادی باتیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ چھ سے چودہ سال کے ہر بچے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ ابتدائی تعلیم پوری ہونے کی مدت تک وہ اپنے اسکول میں مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرے۔

۲۔ کوئی بچہ کسی بھی طرح کی فیس یا ایسے اخراجات برداشت کرنے کو مجبور نہ ہوگا جس کی وجہ سے اسے آٹھویں تک ابتدائی تعلیم مکمل کرنے میں رکاوٹ یا دشواری پیش آئے۔

۳۔ معذوری کے حامل افراد (مساوی مواقع، تحفظ اور مکمل حصہ داری) قانون 1996 کی دفعہ 2 کے تحت معذور بچے کو یہ حق ہوگا کہ وہ مذکورہ قانون میں شامل Provision کی رو سے مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرے۔

۴۔ بچے کو داخلہ دیتے وقت کسی اسکول یا شخص کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ کسی طرح کی Capitation فیس وصول کرے اور اس بات کی بھی اجازت نہ ہوگی کہ بچے یا اس کے والدین یا سرپرست کو کسی بھی طرح کی Screening کے عمل سے گزرنے پر مجبور کیا جائے۔طلبہ کا داخلہ سرسری انتخابی عمل (لاٹری سسٹم) کے ذریعہ ہی کیا جائے گا۔

۵۔ داخلے کے لیے فارم بھرنے کے وقت عمر کی سند موجود نہ ہونے کے سبب کسی بچے کو داخلے سے محروم نہ کیا جائے گا۔

۶۔ EWS زمرے کے تحت SLC/Transfer Certificate داخل کرنے میں تاخیر کی بنیاد پر کسی بچے کے داخلے کو رد نہیں کیا جائے گا۔

۷۔ جب تک ابتدائی تعلیم مکمل نہ ہو، اس وقت تک کسی بچے سے کوئی بھی بورڈ امتحان پاس کرنے کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: طلبا کے داخلے اور حق اطفال کے تحفظ کے تئیں مزید تفصیلات کے لیے براہ کرم مذکورہ قانون ۲۰۰۹ اور اُن حکم ناموں اور احکامات کو بھی دیکھیے جو حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوئے ہیں۔

(۶) (الف) کشمیری مہاجرین کے لیے کل نشستوں کی تعداد کی زیادہ سے زیادہ 5% نشستیں مخصوص کی گئی ہیں۔لیکن ان امیدواروں کے لیے عام امیدواروں کی طرح داخلے کی تمام شرائط پوری کرنا ہوں گی۔

(ب) یہ رعایت مندرجہ بالا کیٹگری میں صرف ان امیدواروں کو دی جائے گی جو اپنے داخلے فارم کے ساتھ ریزیڈنٹ کمشنر، جموں اینڈ کشمیر سے حاصل کردہ اس بابت سرٹیفکیٹ منسلک کریں گے، یا اس کے مساوی متعلقہ آفیسر سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ (جو ریزیڈنٹ کمشنر، جموں اینڈ کشمیر نئی دہلی سے تصدیق شدہ ہو) منسلک کریں گے۔

(۷) داخلے کی درخواست مشیر فاطمہ نرسری اسکول کے درج ذیل پتہ پر متعین وقت تک موصول ہو جانی چاہیے:

ڈائرکٹر

مشیر فاطمہ نرسری اسکول، اسکول کیمپس، جامعہ ملیہ اسلامیہ

مولانا محمد علی جوہر مارگ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔110025

(۸) عمر کے معاملے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

(۹) مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لگانا ضروری ہے:

(i) بچے کی تاریخ پیدائش کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق (Attestation) مندرجہ ذیل عہدیداروں میں سے کسی ایک سے ہونی چاہیے۔ گرام پنچایت (ب۔ڈی۔او۔ یا تحصیل دار کی تصدیق کے ساتھ) ٹاؤن ایریا، میونسپل بورڈ یا کارپوریشن کا متعلقہ عہدیدار۔(حلف نامہ نہ ہو)

(ii) آپ کی رہائشی تصدیق کے لیے مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کی فوٹو کاپی:

(۱) شناختی کارڈ

(۲) راشن کارڈ

(۳) حالیہ ٹیلی فون یا بجلی کا بل

(۱۰) فارم کے ساتھ بچے کے ٹیکوں (Vaccinations) کے ریکارڈ کی فوٹو کاپی بھی لگانا ضروری ہے۔

(۱۱) داخلہ فارم پر امیدوار کی پاسپورٹ سائز تصویر لگانا ضروری ہے، نیز اپنے والدین (Parents) کی حالیہ تصویر بھی ضرور لگائیں۔

(۱۲) نرسری اسکول میں داخلے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قرب وجوار کے بچوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(۱۳) داخلے میں کم تنخواہ دار ملازمین کے بچوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(۱۴) مشیر فاطمہ نرسری اسکول سے دریچہ گروپ (KG-I) سے چمن گروپ (KG-II) میں آنے والے بچوں میں اگر کسی بچے کا داخلہ خارج کرانا ہے تو 5/اپریل 2013 سے 19/اپریل 2013 کے درمیان آفس میں اطلاع کرنی ضروری ہے۔

(۱۵) نرسری اسکول میں داخلے کے لیے امیدوار کو صرف ایک کیٹیگری میں فارم بھرنا ہے۔ اگر ایک کیٹیگری سے زیادہ دوسری اور کیٹیگریز میں فارم بھرے گا تو امیدوار کا فارم صرف جنرل کیٹیگری میں consider کیا جائے گا۔

(۱۶) زمرہ تحفظات

قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی ادارہ جات کے فیصلے (مورخہ ۲۲/فروری ۲۰۱۱) (کیس نمبر ۲۰۰۶/۸۹۱ اور دیگر متعلقہ مقدمات)

کے مطابق جامعہ ملیہ اسلامیہ کو اقلیتی تعلیمی ادارے کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ مذکورہ فیصلے کی روشنی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ ایکٹ ۱۹۸۸ کے اسٹیٹیوٹ ۳۹ کے حوالے سے آرڈیننس ۶ (VI) (تعلیمی) میں ترمیم کی گئی ہے۔

چنانچہ تعلیمی سال ۱۲–۲۰۱۱ سے تمام کورسز میں داخلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ حسب ذیل ترتیب سے ہے:

(الف)

۱۔ ہر کورس میں کل نشستوں کا 30% مسلم درخواست دہندگان کے لیے مختص ہے۔

۲۔ ہر کورس میں کل نشستوں کا 10% مسلم خاتون درخواست دہندگان کے لیے مختص ہے۔

۳۔ ہر کورس میں کل نشستوں کا 10% اُن مسلم درخواست دہندگان کے لیے مختص ہے جن کا تعلق ''دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی)'' یا ''درج فہرست قبائل (ایس ٹی)'' سے ہو۔ (بمطابق اعلان شدہ فہرست مرکزی حکومت)

(ب)

تمام کورسز میں 3% نشستیں جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے محفوظ ہوں گی۔ ایسا حکومت ہند کے قانون ۱۹۹۵ برائے معذور افراد (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شرکت) کے مطابق ہوگا۔

(i) مذکورہ زمرہ جات میں داخلے کے لیے ترمیم شدہ آرڈیننس اور داخلوں کی تفصیلی شرائط جامعہ کی ویب سائٹ www.jmi.ac.in پر دستیاب ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں مختلف کورسز میں درخواست گزار امیدواران کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ آرڈیننس کا بغور مطالعہ کر لیں۔

(ii) مختلف زمرہ جات (Categories) کے لیے کوڈز (Codes) حسب ذیل ہیں:

G	-	جنرل
M	-	مسلم
MW	-	مسلم خاتون
MO	-	مسلم دیگر پسماندہ طبقات
MT	-	مسلم درج فہرست قبائل
PD	-	معذور افراد

نوٹ: (الف)

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں مختلف کورسز میں محفوظ زمرہ جات (Categories) کے تحت داخلے کے خواہشمند امیدواروں (جیسے مسلم، مسلم خاتون، مسلم دیگر پسماندہ طبقات، مسلم درج فہرست قبائل وغیرہ) کو اس بابت دیے گئے فارم پر حلف نامہ/اقرار نامہ/عہد نامہ بمعہ ایک تصدیق نامہ حسب ذیل ترتیب سے داخلہ فارم کے ساتھ جمع کرنا ہوگا۔

۱) مسلم امیدواروں کے لیے:

انھیں دیے گئے فارم (Annexure-I) پر ایک حلف نامہ دس روپے کے غیر عدالتی اسٹامپ پیپر پر نوٹری کے دستخط کے ساتھ داخلہ فارم کے ساتھ جمع کرنا ہوگا۔

۲) مسلم خواتین امیدواروں کے لیے:

انھیں دیے گئے فارم (Annexure-II) پر ایک حلف نامہ دس روپے کے غیر عدالتی اسٹامپ پیپر پر نوٹری کے دستخط کے ساتھ داخلہ فارم کے ساتھ جمع کرانا ہوگا۔

۳) مسلم دیگر پسماندہ طبقات کے امیدواروں کے لیے:

انھیں (مرکزی حکومت کی فہرست کے مطابق) اس مقصد کے تحت مقرر عہدہ دار کی طرف سے جاری کردہ دیگر پسماندہ طبقات سرٹیفکیٹ جمع کرانا ہوگا۔ سرٹیفکیٹ میں اس امر کی نشاندہی لازمی ہوگی کہ آیا امیدوار کا تعلق اس زمرہ کی خوشحال/ غیر خوشحال جماعت سے ہے۔ انھیں دیے گئے فارم (Annexure-III) کے مطابق دس روپئے کے غیر عدالتی اسٹامپ پیپر پر نوٹری کا دستخط شدہ حلف نامہ بھی داخلہ فارم کے ساتھ جمع کرانا ہوگا۔

۴) مسلم درج فہرست قبائل امیدواروں کے لیے:

انھیں متعلقہ زمرے میں اپنی دعوے داری کے ثبوت کے طور پر اس مقصد کے تحت مقرر عہدہ دار کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ انھیں دیے گئے فارم (Annexure-IV) کے مطابق دس روپئے کے غیر عدالتی اسٹامپ پیپر پر نوٹری سے دستخط شدہ حلف نامہ بھی داخلہ فارم کے ساتھ جمع کرنا ہوگا۔

۵) معذور افراد کے لیے:

اس زمرے کے تحت ان ہی افراد کو جسمانی طور پر معذور سمجھا جائے گا جن کے پاس کسی با اختیار طبی عہدہ دار کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ ہو جو اس بات کی تصدیق کرتا ہو کہ امیدوار کم از کم 40% تک جسمانی طور پر معذور ہے۔ انھیں کسی سرکاری اسپتال کے با اختیار طبی افسر کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا۔

نوٹ: (ب)

محفوظ نشستوں کے لیے اہل امیدواروں کی عدم دستیابی کی صورت میں ان نشستوں کو عمومی زمرے کے امیدواروں سے بھرا جائے گا۔

نوٹ: (ج)

محفوظ کوٹا کے امیدواروں کو داخلہ کی تمام شرائط کو پورا کرنا لازمی ہے۔

نوٹ:(د)

جوامیدوار محفوظ زمروں کی نشستوں میں داخلہ لینا چاہتے ہوں انھیں درج ذیل عہدہ داران میں سے کسی ایک کے ذریعہ جاری کردہ سرٹیفکیٹ جمع کرانا ہوگا:

(۱) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ/ اے ڈی ایم /کلکٹر/ ڈپٹی کمشنر/ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر/ ڈپٹی کلکٹر/ فرسٹ کلاس اسٹائی پینڈری (Stipendiary) مجسٹریٹ/سٹی مجسٹریٹ (جس کا مرتبہ فرسٹ کلاس اسٹائی پینڈری مجسٹریٹ کے درجہ سے کم نہ ہو)/ سب مجسٹریٹ/تعلقہ مجسٹریٹ/ ایگزیکٹیو مجسٹریٹ/ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔

(۲) چیف پریزیڈینسی مجسٹریٹ/ ایڈیشنل چیف پریزیڈینسی مجسٹریٹ/ پریزیڈینسی مجسٹریٹ۔

(۳) ریوینو آفیسر (تحصیلدار کے عہدہ سے کم نہ ہو) یا اس علاقہ کا سب ڈویژنل آفیسر جہاں امیدوار اوراس کا خاندان مستقل طور پر سکونت پذیر ہو۔

(۴) اس علاقہ کا سب ڈویژنل آفیسر جہاں امیدوار اوراس کا خاندان عام طور پر رہائش پذیر ہو۔

(۵) ایڈمنسٹریٹر/سیکریٹری ٹو ایڈمنسٹریٹر، ڈیولپمنٹ آفیسر (Laccadive and Minicoy Islands)۔

نوٹ:(ہ)

جامعہ مدارس کی مختلف کلاسوں میں داخلے کے خواہشمند درخواست دہندگان کو چاہیے کہ وہ فراہم کردہ فارم میں محفوظ زمرے کی نشاندہی کریں۔اس فارم پر امیدوار، ان کے والدین/ مقامی سرپرست کے بھی دستخط ہوں اوراس فارم کو وہ داخلہ فارم کے ساتھ ہی جمع کریں۔

(۱۷) مشیر فاطمہ نرسری اسکول میں تعطیلات:

(i) موسم گرما : ۱۰رمئی ۲۰۱۳ تا ۳۰رجون ۲۰۱۳ تک ہوں گی۔ یکم جولائی ۲۰۱۳ کو اسکول کھلے گا۔

(ii) موسم سرما: ۲۶ر دسمبر ۲۰۱۳ تا ۹رجنوری ۲۰۱۴ تک ہوں گی۔

(نوٹ) موسم کی تبدیلی کی وجہ سے بچوں کی چھٹیوں میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

تعلیمی پروگرام

اسکول کا نصاب روایتی طریقہ تعلیم پر مبنی نہیں بلکہ تعلیم میں جدید تجربوں اور موجودہ دور کے تقاضوں کو دھیان میں رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ نرسری اسکول میں با قاعدہ پڑھائی نہیں ہوتی ہے بلکہ تعلیم، کھیل کے ذریعے اساسی اصولوں پر مبنی ہے۔ کھیل ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے بچہ جلدی اور آسانی سے سیکھ لیتا ہے۔

اس پروگرام کو پوری طرح عمل میں لانے کے لیے بچوں کو ان کی عمر کے مطابق دو گروپ (groups) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا گروپ **''دریچہ''** اور دوسرا **''چمن''**۔ اس تقسیم کے مطابق نرسری اسکول کی تعلیم دو سال میں مکمل ہوتی ہے۔ دونوں گروپ کے لیے قوت مشاہدہ، ماحول سے باخبری اور تخلیقی قوتوں کے فروغ پر زور دیا جاتا ہے جس کے لیے بچوں کو سال میں دو بار تعلیمی سیر کے لیے دہلی کے مختلف مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔ اسکول میں قومی اور مذہبی تہوار بہت دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں۔ آرٹ اور کرافٹ، میوزک، ڈرامہ، کٹھ پتلی (Puppetry)، ریت اور پانی کے کھیل، مٹی سے کھلونے بنانا (Clay Modelling) وغیرہ اس تعلیم کے اہم اجزاء ہیں۔

دوسری طرف پڑھائی سے پہلے کی منزل Pre-Reading Writing Skill چار سے پانچ سال کے بچوں کے لیے ہے۔ اس کا مقصد بچوں کو آئندہ تعلیم کے لیے آمادہ کرنا ہے تاکہ باقاعدہ تعلیم کے لیے وہ بلاخوف و جھجک اور اعتماد کے ساتھ تیار ہو سکیں۔ بچوں کو جذب کرنے کی صلاحیت اور بچوں کے ذخیرۂ الفاظ کو بڑھانے کے لیے کہانیاں اور نظمیں سنائی جاتی ہیں۔

اس سال سے بچوں کے لیے انگریزی حروف کو پہچاننے اور لکھنے کی مشق، گنتی گننے اور لکھنے کی مشق شروع کر دی گئی ہے۔

مشیر فاطمہ نرسری اسکول کا ایک قابل ذکر امتیاز یہ ہے کہ بچوں کے روزمرہ کے کام اور سرگرمیوں کی رپورٹ بھی محفوظ رکھی جاتی ہے۔ تینوں دور میں بچوں کی جسمانی حالت، ان کے قد (Height) اور وزن کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے۔ سال کے آخیر میں یہ تمام کاغذات ایک دستاویز کی شکل میں بچوں کے سرپرستوں کو دیے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں ماؤں کو تعلیم کے تقاضوں سے روشناس کرانا بھی اسکول کے تعلیمی پروگرام کا حصّہ ہے تاکہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت زیادہ خوش اسلوبی سے کر سکیں۔ والدین کے لیے ہر مہینے کی آخری تاریخوں میں میٹنگ کی جاتی ہے جس میں بچوں کے روزمرّہ کی سرگرمیوں

اوران کی نشو ونما کے بارے میں بات چیت کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ سال میں تین مخصوص میٹنگ کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں بچوں کی پروگریس رپورٹ دی جاتی ہے جو بچوں کی مجموعی نشو ونما کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہوتی ہے اور ایک میٹنگ سال کے شروع میں اسکول کے پروگرام سے متعلق۔

بچوں کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب شیخ الجامعہ صاحب نے بچوں کے لیے Mid-day Meal کا انتظام کرایا ہے جس میں بچوں کو روزانہ پھل وغیرہ دیا جاتا ہے۔

نرسری اسکول کے مذکورہ طریقہ تعلیم کی ندرت اور تعلیمی وسائل کی افادیت نے عوام وخواص دونوں کو متاثر کیا ہے۔

مشیر فاطمہ اسکالرشپ

محترمہ مرحومہ مشیر فاطمہ صاحبہ، بانی وسابقہ ڈائرکٹر، جامعہ نرسری اسکول کی یاد میں ان کی صاحبزادی کی طرف سے دو اسکالرشپ نرسری اسکول کی طالبات کو ہر سال دیے جائیں گے، جس کی شرائط مندجہ ذیل ہوں گی:

☆ اس اسکالرشپ کے لیے کم تنخواہ والے اور جن بچوں کے والد برسرِ روزگار نہ ہوں یا خدانخواستہ ایسے بچے جو یتیم ہوں انھیں ترجیح دی جائے گی۔ نیز یہ اسکالرشپ صرف لڑکیوں کو ہی دیا جائے گا۔

☆ دریچہ گروپ (KG-I) میں دی گئی اسکالرشپ کو چمن گروپ (KG-II) میں بھی اسی طالبہ کو دیا جائے گا تا کہ اس کی دو سال کی تعلیم مکمل ہو سکے۔

☆ اس اسکالرشپ کے لیے ہر سال چھوٹے گروپ یعنی دریچہ (KG-I) سے ایک نئی طالبہ کو منتخب کیا جائے گا۔

داخلہ شیڈول برائے تعلیمی سال 2013-2014 مشیر فاطمہ نرسری اسکول

کلاس	داخلے کی ممکنہ گنجائش	فارم وصول ہونے کی آخری تاریخ	مکمل فارم کی فہرست کا اعلان	طلباء کا داخلہ سرسری انتخابی عمل (لاٹری سسٹم)			منتخب امیدواروں کی فہرست کا اعلان	داخلہ مکمل کرانے کی آخری تاریخ	ویٹنگ لسٹ کا اعلان	ویٹنگ لسٹ سے داخلہ مکمل کرانے کی آخری تاریخ	کلاسوں کی شروعات
				تاریخ	وقت	جگہ					
دریچہ KG-I	140	28/فروری 2013، بروز جمعرات 12 بجے دوپہر	8/مارچ 2013، بروز جمعہ 12 بجے دوپہر	21/مارچ 2013، بروز جمعرات	صبح 9½ بجے	ملی پرنسپال سینئر سیکنڈری اسکول جامعہ	28/مارچ 2013، بروز جمعرات	5/اپریل 2013، بروز جمعہ	12/اپریل 2013، بروز جمعہ	18/اپریل 2013، بروز جمعرات	12/اپریل 2013، بروز جمعہ

نوٹ: چمن گروپ میں نشستیں نہیں ہیں اس لیے اس میں کوئی داخلہ ممکن نہیں ہے۔

سرپرستوں کے لیے اطلاعات وہدایات

(۱) نرسری اسکول میں ہوسٹل کی سہولت نہیں ہے۔

(۲) بچوں کو اسکول تک لانے اور لے جانے کے لیے سواری کا انتظام نہیں ہے۔ یہ ذمہ داری سرپرستوں کی ہوگی۔

(۳) نرسری اسکول کے اوقات ہفتہ میں چار دن (پیر تا جمعرات) صبح 9.00 بجے سے دوپہر 1.00 بجے تک اور جمعہ کو صبح 9.00 بجے سے دوپہر 12.00 بجے تک ہوں گے۔

(۴) اگر بچہ کسی وجہ سے اسکول نہیں آسکتا ہے تو اس کی درخواست آنا ضروری ہے۔ بلا درخواست 15 یوم تک لگاتار غیر حاضر رہنے پر نام خارج کر دیا جائے گا اور وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا جائے گا۔ نوٹس کا جواب 15 دن تک موصول نہ ہونے یا قابل قبول جواب نہ ہونے کی صورت میں دوبارہ داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

(۵) نرسری اسکول میں یونیفارم کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اسکول میں وقتاً فوقتاً کچھ پروگرام ایسے ہوتے ہیں جن میں بچوں کو سفید کپڑے پہننا ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے بچوں کے پاس سفید کپڑوں کا ایک ایک سیٹ ہونا ضروری ہے۔ لڑکوں کے لیے سفید کرتا پاجامہ اور سفید موزے۔ لڑکیوں کے لیے سفید فراک اور سفید چوڑی دار پاجامہ اور سفید موزے۔

(۶) بچوں کے لباس اور شوز (Shoes) پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہتر ہوگا کہ اگر بچوں کو کالے Velcro جوتے اور سادہ آرام دہ لباس پہنائیں۔

(۷) بچے کے ساتھ وقفہ کے لیے ٹفن ضروری ہے جس میں ہلکا پھلکا ناشتہ ہونا چاہیے۔ ناشتہ چھوٹے اسکول بیگ میں ایک چھوٹے نیپکین کے ساتھ ہونا چاہیے۔

(۸) بچے کی حاضری اسکول میں 75% ہونا لازمی ہے۔ بصورت دیگر نہ تو بچے کا اگلی کلاس یعنی چمن گروپ میں تجدید داخلہ کرایا جاسکے گا اور نہ ہی اس کا نام درجہ اول کے لیے بھیجے جانے والے بچوں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔

(۹) بچے اسکول صرف اپنے والدین یا اس رشتہ دار کے ساتھ آئیں گے اور جائیں گے جن کے پاس I-Card ہوگا۔ رکشے والے کے ساتھ بچوں کا اسکول آنا سخت منع ہے۔

سرپرستوں کے لیے خصوصی توجہ

- اگر بچے میں ہر وقت خرابیاں ہی نکالی جائیں تو وہ عیب جوئی کا عادی ہو جاتا ہے۔
- اگر بچے کے ساتھ ہر وقت سختی برتی جائے تو وہ بھی لڑنا بھڑنا سیکھ جاتا ہے۔
- اگر ہر وقت بچے کی ہنسی ہی اڑائی جائے تو وہ بس جھینپو بن جاتا ہے۔
- اگر ہر وقت بچے کو بات بے بات شرم ہی دلائی جائے تو وہ اپنے کو مجرم سمجھنے لگتا ہے۔

لیکن

- اگر بچے کے ساتھ رواداری برتی جائے تو وہ صبر و رضا کا سبق سیکھ جاتا ہے۔
- اگر بچے کا حوصلہ بڑھایا جائے تو اس میں خود اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔
- اگر بچے کے ساتھ سلوک منصفانہ ہو تو وہ بھی انصاف کرنا سیکھ جاتا ہے۔
- اگر بچے میں تحفظ کا احساس پیدا کیا جائے تو اپنے آپ پر اس کا یقین بڑھ جاتا ہے۔
- اگر بچے کو شاباشیاں ملتی رہیں تو وہ اپنے آپ سے بیزار نہیں ہوتا۔
- اگر بچے کے ساتھ قبولیت اور دوستی کا سلوک کیا جائے تو وہ دنیا سے محبت پانے کا گر سیکھ لیتا ہے۔

جامعہ ترقی کی راہ پر گامزن

آج جامعہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ جامعہ کی موجودہ قیادت اسے بین الا اقوامی معیار کا ادارہ بنانے کے لیے کوشاں ہے۔متعدد سینٹرز قائم کیے گئے ہیں۔اسکولوں پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور یونیورسٹی کیمپس کی حفاظت اور آرائش کا بھرپور اہتمام کیا گیا ہے۔مختلف فیکلٹیز اور سینٹرز میں نئے نئے کورسز شروع کیے جارہے ہیں۔

فیکلٹیز اور شعبۂ جات

(1) فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجز

- شعبۂ عربک
- شعبۂ انگلش
- شعبۂ ہندی
- شعبۂ ہسٹری اینڈ کلچر
- شعبۂ اسلامک اسٹڈیز
- شعبۂ پرشین
- شعبۂ اردو
- شعبۂ ٹورزم، ہوٹل ہوسپٹیلیٹی اینڈ ہیریٹیج اسٹڈیز

(2) فیکلٹی آف سوشل سائنسز

- شعبۂ ایڈلٹ اینڈ کانٹینونگ ایجوکیشن اینڈ ایکس ٹینشن
- شعبۂ ایکونومکس
- شعبۂ پولیٹیکل سائنس
- شعبۂ سائیکالوجی
- شعبۂ سوشیالوجی

- شعبۂ سوشل ورک
- شعبۂ کامرس اینڈ بزنس اسٹڈیز

(3) فیکلٹی آف نیچرل سائنسز

- شعبۂ فزکس
- شعبۂ کیمسٹری
- شعبۂ میتھ میٹکس
- شعبۂ جیوگرافی
- شعبۂ بائیوسائنسز
- شعبۂ کمپیوٹر سائنس
- شعبۂ بائیوٹیکنالوجی

(4) فیکلٹی آف ایجوکیشن

- شعبۂ ایجوکیشنل اسٹڈیز
- شعبۂ ٹیچر ٹریننگ اینڈ نان فارمل ایجوکیشن (انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانس اسٹڈیز ان ایجوکیشن)

(5) فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

- شعبۂ سول انجینئرنگ
- شعبۂ میکنیکل انجینئرنگ
- شعبۂ الیکٹریکل انجینئرنگ
- شعبۂ الیکٹرونکس اینڈ کمیونیکیشن انجینئرنگ
- شعبۂ اپلائیڈ سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز
- شعبۂ کمپیوٹر انجینئرنگ
- جامعہ پالیٹکنک

(6) فیکلٹی آف لاء

(7) فیکلٹی آف آرکیٹکچر اینڈ ایکسٹکس

- شعبۂ آرکیٹکچر

(8) فیکلٹی آف فائن آرٹس

- شعبۂ پینٹنگ
- شعبۂ اسکلپچر
- شعبۂ اپلائیڈ آرٹ
- شعبۂ آرٹ ایجوکیشن
- شعبۂ گرافک آرٹ
- شعبۂ آرٹ ہسٹری اینڈ آرٹ اپریسیئشن

(9) فیکلٹی آف ڈینٹسٹری

سینٹرز

1۔ اے۔ جے۔ کے۔ ماس کمیونیکیشن ریسرچ سینٹر
2۔ ڈاکٹر ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز
3۔ ایف۔ ٹی۔ کے۔ سینٹر فار انفارمیشن ٹیکنالوجی
4۔ ایم۔ ایم۔ اے۔ جے۔ اکاڈمی آف انٹرنیشنل اسٹڈیز
5۔ ارجن سنگھ سینٹر فار ڈسٹینس اینڈ اوپن لرننگ
6۔ سینٹر فار مینجمنٹ اسٹڈیز
7۔ نیلسن میڈیلا سینٹر فار پیس اینڈ کانفلکٹ ریزولیوشن

8۔ سینٹر فار جواہر لال نہرو اسٹڈیز

9۔ سینٹر فار دی اسٹڈی آف کمپریٹیو ریلیجنز اینڈ سویلائزیشنز

10۔ سینٹر فار ویسٹ ایشئن اسٹڈیز

11۔ ڈاکٹر کے۔آر۔نارائنن سینٹر فار دلت اینڈ مائینوریٹیز اسٹڈیز

12۔ سینٹر فار یوروپین اینڈ لیٹن امریکن اسٹڈیز

13۔ اکاڈمی آف پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرز

14۔ سینٹر فار فزیوتھیریپی اینڈ ریہیبلی ٹیشن سائنسز

15۔ سینٹر فار نارتھ ایسٹ اسٹڈیز اینڈ پالیسی ریسرچ

16۔ سینٹر فار نینو سائنس اینڈ نینو ٹیکنالوجی

17۔ سینٹر فار تھیروٹیکل فزکس

18۔ انڈیا عرب کلچرل سینٹر

19۔ سینٹر فار کلچر، میڈیا اینڈ گورنینس

20۔ سینٹر فار انٹر ڈسپلینری ریسرچ ان بیسک سائنسز

21۔ اکیڈمک اسٹاف کالج

22۔ سینٹر فار کوچنگ اینڈ کیریئر پلاننگ

23۔ برکت علی فراق اسٹیٹ ریسورس سینٹر

24۔ جامعہ پریم چند آرکائیوز اینڈ لیٹریری سنٹر

25۔ سروجنی نائیڈو سینٹر فار ویمنز اسٹڈیز

26۔ یونیورسٹی کاؤنسلنگ اینڈ گائڈینس سینٹر

27۔ سینٹر فار ارلی چائلڈ ہوڈ ڈیولپمنٹ اینڈ ریسرچ

فہرست اساتذہ مشیر فاطمہ نرسری اسکول

نمبر شمار	نام	عہدہ	لیاقت
۱۔	پروین خان صاحبہ	ڈائرکٹر	بی۔اے، نرسری ٹرینڈ
۲۔	شیریں مجیب صاحبہ	استانی	ایم۔اے، سرٹیفکیٹ ان اسپیشل ایجوکیشن
۳۔	قیصر صاحبہ	استانی	بی۔اے، نرسری ٹرینڈ
۴۔	شاہین فاروقی صاحبہ	استانی	بی۔اے، بی۔ایڈ
۵۔	شبانہ بیگم صاحبہ	استانی	ایم۔اے، ایم۔ایڈ، بی۔ایڈ نرسری
۶۔	ثمینہ رضوی صاحبہ	استانی	ایم۔اے، پی۔جی ڈپلوما ان ارلی چائلڈ ہڈ ٹیچرس ٹریننگ اینڈ ایجوکیشن
۷۔	شہناز اختر صاحبہ	استانی	ایم۔اے، بی۔ایڈ ے نرسری
۸۔	تہمینہ جعفری صاحبہ	استانی	ایم۔اے، بی۔ایڈ نرسری
۹۔	امرین کوثر صاحبہ	استانی	بی۔ایڈ نرسری
۱۰۔	نوشین فاطمہ	استانی	بی۔ایڈ نرسری

For Minor Muslim

(Below 18 years)

Annexure-I

Affidavit

I, ……………………….S/o / D/o …………………………….. resident of ………………………………………….. aged ………….. years, do hereby solemnly affirm and declare as under:

1. I am the father/mother/guardian of ………………….. aged ……. Years. He/She is an applicant for admission to ……………………………………………….. (name of course).

2. I affirm and state that he/she is a Muslim by faith and is competent to be considered for the category of Muslim.

Deponent

Verification:

I do hereby verify that the contents of my above Affidavit are true and correct. No part thereof is false and nothing material has been concealed therefrom.

Deponent

* Affidavit of ……………………………………........... S/o / D/o …………………………………….............…. Resident of ………………………………… on a Rs. 10/- Non-Judicial Stamp Paper duly notarized.

For Minor Muslim Women

(Below 18 years)

Annexure-II

Affidavit

I, ………….......……….....……. S/o / D/o …………….……......……... resident of ………………………………….. aged ………….. years, do hereby solemnly affirm and declare as under:

1. I am the father / mother / guardian of …………………….…….. aged ………….. years. She is an applicant for admission to ……………………………………………….. (name of course).

2. I affirm and state that she is a Muslim by faith and is competent to be considered for the category of Muslim Women.

Deponent

Verification:

I do hereby verify that the contents of my above Affidavit are true and correct. No part thereof is false and nothing material has been concealed therefrom.

Deponent

* Affidavit of ………......……….............…………........ S/o / D/o …………………….........................…. Resident of ………………………… on a Rs. 10/- Non-Judicial Stamp Paper duly notarized.

For Minor OBC

(Below 18 years)

Annexure-III

Affidavit

I, …………………. S/o / D/o ……..……………………. resident of ……………..………………………….. aged …………….. years, do hereby solemnly affirm and declare as under:

1. I am the father/mother/guardian of ………………………….. aged ………….. years. He/She is an applicant for admission to ……………………………………………….. (name of course).

2. I affirm and state that he/she is a Muslim by faith and is competent to be considered for the category of Muslim OBC.

3. He/She belongs to Non-Creamy Layer of the OBC.

Deponent

Verification:

I do hereby verify that the contents of my above Affidavit are true and correct. No part thereof is false and nothing material has been concealed therefrom.

Deponent

* Affidavit of……………....……………….....…………… S/o / D/o ……………………………….....….……. Resident of ………………………………… on a Rs. 10/- Non-Judicial Stamp Paper duly notarized.

For Minor Muslim ST

(Below 18 years)

Annexure-IV

Affidavit

I, ………………….S/o / D/o ……………………….. resident of …………………………………………………….. aged …………….. years, do hereby solemnly affirm and declare as under:

1. I am the father/mother/guardian of ………………………….. aged ………….. years. He/She is an applicant for admission to ……………………………………………….. (name of course).

2. I affirm and state that he/she is a Muslim by faith and is competent to be considered for the category of Muslim ST.

Deponent

Verification:

I do hereby verify that the contents of my above Affidavit are true and correct. No part thereof is false and nothing material has been concealed therefrom.

Deponent

* Affidavit of……………………..........……………….. S/o / D/o …………........…………………...……. Resident of ………………………………… on a Rs. 10/- Non-Judicial Stamp Paper duly notarized.

جامعہ کا ترانہ

دیارِ شوق میرا، دیارِ شوق میرا
شہرِ آرزو میرا، شہرِ آرزو میرا

ہوئے تھے آ کے یہیں خیمہ زن وہ دیوانے — اٹھے تھے سن کے جو آوازِ رہبرانِ وطن
یہیں سے شوق کی بے ربطیوں کو ربط ملا — اسی نے ہوش کو بخشا جنوں کا پیراہن
یہیں سے لالۂ صحرا کو یہ سراغ ملا — کہ دل کے داغ کو کس طرح رکھتے ہیں روشن

دیارِ شوق میرا، شہرِ آرزو میرا

یہ اہلِ شوق کی بستی یہ سرپھروں کا دیار — یہاں کی صبح نرالی، یہاں کی شام نئی
یہاں کی رسم و رہِ مے کشی جدا سب سے — یہاں کے جام نئے، طرحِ رقصِ جام نئی
یہاں پہ تشنہ لبی مے کشی کا حاصل ہے — یہ بزمِ دل ہے یہاں کی صلائے عام نئی

دیارِ شوق میرا، شہرِ آرزو میرا

یہاں پہ شمعِ ہدایت ہے صرف اپنا ضمیر — یہاں پہ قبلۂ ایماں کعبۂ دل ہے
سفر ہے دین یہاں، کفر ہے قیام یہاں — یہاں پہ راہ روی خود حصولِ منزل ہے
شناوری کا تقاضا ہے نو بہ نو طوفاں — کنارِ موج میں آسودگیِ ساحل ہے

دیارِ شوق میرا، شہرِ آرزو میرا

محمد خلیق صدیقی

نرسری کا ترانہ

ہم جامعہ کے بچے، ہم جامعہ کے بچے
لگتے ہیں سب کو اچھے، ہم جامعہ کے بچے

ہم جو کسان ہوتے، بس چاکلیٹ ہی بوتے
آتے وہاں جو طوطے، ہم رات بھر نہ سوتے

یہ باغ ہے ہمارا، ہے کتنا پیارا پیارا
کیلے ہیں پیلے پیلے، امرود کچے کچے

وہ لوگ جو لڑے تھے، ہم سے بہت بڑے تھے
ہم کو برا لگا تھا، ہم بھی وہیں کھڑے تھے

آؤ یہ گیت گائیں، مل کر صدا لگائیں
بن جائیں لوگ بچے، سیدھے ہوں اور سچے

ہم جامعہ کے بچے، ہم جامعہ کے بچے
لگتے ہیں سب کو اچھے، ہم جامعہ کے بچے

پروفیسر شمیم حنفی